© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

لا تھنوا و لا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین

محبوب اور مقدس وطن پاکستان، تاریخ کی نازک ترین آزمائش سے دوچار ہے، ہر لمحہ تیزی سے بدلتی ہوئی صورتحال قوائے غور و فکر کو کسی ایک نکتہ پر ٹھہرنے نہیں دیتی اور قلم بصد شرمندگی اپنے قارئین سے اعتراف عجز پر مجبور ہے۔ لکھا جائے تو کیا اور کہنے کو کیا رہ گیا ہے۔ چوبیس سال سے لکھنے والوں نے کیا نہیں لکھا اور کہنے والوں نے کونسی کسر اٹھائی؟ علم و حکمت کی بہتات رہی وعظ و نصیحت کی فراوانی رہی۔ ایک سے ایک بڑھ کر مقام عبرت نمودار ہوتا گیا۔ اسباب و محرکات کی نشاندہی بھی ہوتی رہی اور نتائج و عواقب پر بھی برابر تنبیہہ قدرت کی سنت ابدی رہی اور آیاتِ ربانی نے کب مسلمانوں کو خواب غفلت میں مخمور رہنے دیا۔ سنریھم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسھم۔

اب وقت باتوں کا نہیں عمل کا ہے اور عمل بھی کونسا؟ جہاد۔ الجہاد۔ الجہاد۔ کہ مومن کی بقا عمل سے ہے، مومن کا حصار جہاد، مومن کی سلاح قتال ہے۔ اور یہ صرف جارحیت کی صورت میں نہیں بلکہ جب تک کفر کی ایک بھی نشانی قائم ہے۔ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ۔ مومن گفتار و کردار سے قول و عمل سے ظاہر و باطن سے ہر لمحہ اور ہر لحظہ ایک غازی اور مجاہد بن کر نمودار ہوتا ہے۔ یہ جہاد نفس سے ہے، خواہشات سے ہے، معاشرہ سے ہے، اردگرد کی برائیوں سے ہے اور بالآخر دنیا بھر کی طاغوتی طاقتوں سے ہے۔

اب ہم پر جہاد پیہم اور جہد مسلسل کی گھڑی آچکی ہے، قدرت نے ہمیں جھنجھوڑ دیا ہے اب ہم اٹھ کھڑے ہوئے تو ہمارا اشعار ہمارا نعرہ ہماری لگن اور ہمارا فیصلہ ایک ہی ہونا چاہئے کہ فتح مکمل فتح، دشمن کی شکست مکمل شکست۔ حق کی سربلندی اور باطل کی سرکوبی یا پھر موت، ہر فرد کی موت۔ گیارہ کروڑ پاکستانیوں کی موت۔ یعنی شہادت کی موت، ایک حیات جاودانی جس پر کروڑوں سال کی زندگی نثار ہو۔ بلاشبہ ہمیں ایک عیار اور بدترین ذلیل دشمن ہندو سے واسطہ پڑا

© rasailojaraid.com

ہے۔ جس کی پشت پر مکار اور فریبی سوشل سامراج روس بھی ہے۔ یہودی صیہونیت بھی اس کی سازشوں میں شریک ہے۔ اور عالم اسلام کا ازلی دشمن برطانوی استعمار بھی نہایت بے حیائی سے اسے سہارا دے رہا ہے۔ مگر اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اگر ہم مؤمن کہلانے والے واقعی مؤمن بن جائیں تو پھر فتح وکامرانی کا اٹل وعدہ ہمارے لئے ہے۔ اور مکین گنبد خضرا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہِ شفقت ہمارے ہی اوپر ہے۔

پھر غم اور مایوسی کیوں۔؟ سارے سہارے کٹ جائیں تو اضطراب وپریشانی کے ایسے ہی عالم میں مؤمن کی جبین نیاز اس ربّ کریم کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوجاتی ہے۔ جس نے ہمیں محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی سے نوازا ہمیں پاکستان جیسی مقدس نعمت سے مالا مال کیا۔ اے خدائے کریم ہم خطاکار اور ہر سرزنش کے سزاوار ہیں مگر تیرے محبوب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں۔ اس برگزیدہ نسبت کی لاج رکھئے اور ہمیں اقوام عالم میں سرخروئی عطا فرما۔ ہمیں بزدل اور کمینہ صفت مشرکین کے ہاتھوں ہزیمت کی ذلت سے بچا۔ ہم نے تیری نعمتِ آزادی کی بے دردی سے بے قدری کی لیکن آج اس کی حفاظت کے لئے سب کچھ لٹا کر اور سر سے کفن باندھ کر نکلے ہوئے ان غیور اور جسور مجاہدین کے صدقے سے رحمت کے طلبگار ہیں۔ جو اپنے مقدس خون سے خالد وطارق اور محمد ومحمود (رضوان اللہ علیہم) کے لکھے ہوئے ابواب کو تازہ کر رہے ہیں۔

ہم مایوس نہیں ہیں کہ تیری رحمت سے مایوسی کفر ہے۔ تیری یہ نوید فتح اور وعدہ نصرت ہمیں ہر دم حیات نوبخش رہی ہے کہ وکان حقاً علینا نصر المومنین۔ ہماری پونجی تیری ذات اور تیری نصرت ہے اور جب یہ دولت ساتھ ہو جائے تو مومن ایک بالشت زمین پر بھی قدم جما کر چاروں طرف پھیلی ہوئی دنیا کے کفر وشیطنت کو تہس نہس کر کے رکھ دیتا ہے۔ یہ ہماری تاریخ اور ہماری ریت ہے۔ آج ہم پھر اس روایت کو روشن کر کے رہیں گے۔ انشاء اللہ

مومنو! ذرا سنبھلو، وہ دیکھو آواز آرہی ہے: لاتھنوا ولاتحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ــــــ

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق

۱۲/دسمبر ۱۹۷۱ء